معراجِ انسانیت

سیرتِ امام حسن عسکری- کی روشنی میں

آیۃ اللہ العظمیٰ سید العلماء سید علی نقی نقوی صاحب قبلہ طاب ثراہ

ولادت: ۱۰ربیع الثانی ۲۳۲ ہجری بمدینہ منورہ

وفات: ۸ربیع الاول ۲۶۰ ہجری بسامراء (عراق)

آپ کے دور حیات کا اکثر حصہ عباسی دار السلطنت سامرا میں نظر بندی یا قید کی حالت میں گذرا مگر اس حالت میں آپ کی بلند کرداری اور سیرت بلند کے مظاہرات سے جو اثر پڑا اس کا تجزیہ مولانا سید ابن حسن صاحب جارچوی نے بہت اچھے الفاظ میں کیا ہے:

''ہزاروں رومی اور ترکی غلام جو آہستہ آہستہ دربارِ خلافت میں رسوخ پا رہے تھے اور اپنی ان رشتہ دار عورتوں کی مدد سے جو بادشاہ کے حرم میں دخیل تھیں اعلیٰ عہدوں اور منصبوں پر فائز ہوتے جارہے تھے خلیفہ کی اخلاقی کمزوریوں کو دیکھ کر بالکل اسلام سے بیگانہ اور دین سے متنفر ہوجاتے مگر ان ائمہ علیہ السلام دین نے جو خلیفہ کی بدکرداریوں کے مقابلہ میں ایک اعلیٰ درجہ کی سیرت پیش کرتے تھے اسلام کا بھرم رکھ لیا۔ اور مسلم معاشرے کو بالکل برباد ہونے سے بچا لیا۔ جب عامۃ الناس آل رسولؐ کے ان بہترین عمائد کو دیکھتے اور سیرت و کردار کے ان اعلیٰ نمونوں پر نگاہ ڈالتے تو ان کو یقین آجاتا کہ دین اسلام کچھ اور چیز ہے اور اس کا نام لے کر ملکوں پر حکمرانی کرنا کچھ اور شے ہے--------دار الحکومت اور شاہی دربار کے قرب میں ائمہ علیہ السلام دین کی موجودگی نے اسلام کو ایک بڑے انقلاب سے بچا لیا۔ بنی امیہ کے مظالم سے تنگ آکر لوگوں نے اقربائے نبیؐ کے دامن میں

پناہ لی تھی اور سمجھتے تھے کہ اب ہم اسلام کی حقیقی تعلیم سے روشناس اور اس کے احکام پر عمل پیرا ہوں گے جب عباسیوں کی آمد بھی دینی اور معاشرتی گتھیوں کو نہ سلجھا سکی تو فطری طور پر لوگوں کو یہ احساس پیدا ہو چلا کہ اسلام ہی امن پذیر معاشرہ پیدا کرنے سے قاصر ہے مگر ائمہ اہلبیت علیہم السلام کے وجود نے مسلمانوں کو مطمئن کر دیا کہ اسلام کے صحیح مبلّغ ابھی تک برسر اقتدار نہیں آئے اور ان کو اصلاح امت، تشکیل سیرت وتعمیر اخلاق کا موقع نہیں ملا۔ اس لئے ملک کی بدحالی اور تباہی کا ذمہ دار اسلام نہیں ہے بلکہ وہ قابو یافتہ جماعت ہے جو اسلام کا نام لے کر دنیا کے سر پر سوار ہو گئی ہے۔''

(تذکرہ محمدؐ وآل محمدؑ، جلد ۳)

باوجود یہ کہ اپنے دورِ امامت میں آپ کی تقریباً پوری زندگی قید وبند میں رہی پھر بھی اپنے جدِ بزرگوار امیر المومنینؑ اور دیگر اسلاف کی سیرت کے مطابق جب اسلام کو آپ کی مدد کی ضرورت پڑی تو ظالم حکومت کے بڑھائے ہوئے فریاد کے ہاتھ کو کبھی ناکام واپس جانے نہ دیا۔ چنانچہ جب قحط کے موقع پر ایک عیسائی راہب نے بارش کرا کے اپنی روحانیت کے مظاہرہ سے دار السلطنت عباسیہ کے بہت سے مسلمانوں کے ارتداد کے آثار پیدا کر دیئے تو اس وقت امام حسن عسکریؑ تھے جنھوں نے اس کے طلسم کو شکستہ کر کے مسلمانوں کی استقامت کا سامان بہم پہنچایا۔

اس کے علاوہ آپ نے سچّے پرستارانِ دین کی دینی تعلیم وتربیت کے فریضہ کو نظر انداز نہیں کیا۔ اس کے لئے اپنی طرف سے سفراء مقرر کئے جو اپنی بصیرت علمی کی حد بھر خود مسائل شرعیہ کا جواب دیتے تھے اور جن مسائل میں امامؑ سے دریافت کرنے کی ضرورت ہوتی تھی ان کا خود مناسب موقع پر امامؑ سے جواب حاصل کر کے سائل کی تشفی کر دیتے تھے۔ انہی کے ذریعہ سے اموالِ خمس کی جمع آوری ہوتی تھی اور وہ تنظیم سادات اور دیگر دینی مہمات پر صرف ہوتا تھا۔ اس طرح سلطنت دنیوی کے متوازی حکومت دینی کا پورا ادارہ کامیابی کے ساتھ چل رہا تھا۔

پھر آپ نے قید وبند کے شکنجہ میں جو وقتاً فوقتاً رہا کیا معارف اسلامی کی خدمت بھی جاری رکھی۔ چنانچہ بعض آپ کے احادیث شیعہ جوامع حدیث میں درج ہیں اور بعض کتب اہلسنت میں بھی درج ہیں۔ اسی طرح آپ کے تلامذہ نے بھی آپ کے افاداتِ علمی مرتّب کئے ہیں۔